

# نصوح اور سلیم کی گفتگو (ڈپٹی نذری احمد دہلوی)

معانی	الفاظ	معانی	الفاظ
پانچ رکن (سرسید، حالی، شبی، نذری، آزاد)	اُرکانِ خمسہ	وعدہ	تَوْلِ قَرَار
کھیل جس میں بساط اور مہرے ہوتے ہیں	خَطْرَنَج	اوپر والا کمرا، چوبارہ	بَالَاخَانَة
ڈرادینا	دَهَادِينَا	ناراض	خَفَا
ازالہ، نقصان پورا کرنا	تَلَافِي	چحت	كُوشِھ
قاعدہ، آسمین، رواج	دَسْتُور	تاش کا ایک کھیل جس میں 96 گول پتے ہوتے ہیں	گَنْجَهْ
بڑا کمرا جس میں محراب دار دروازے ہوں	وَالَان	آخرت	عَاقِبَة
شرمندہ ہونا	رَأْمِينَ مِنْ كُوْجَانَا	ابتداء کرنے والا	مُبْتَدِئِي
خودداری	غَيْرَت	یادداشت	حَافِظَة
بیسوں، بہت سے	كُوڑَيُوں	دبائے	ذَابِي
پڑھا ہوا سبق	آمُوذَنَة	بیٹھی ایڑی کا جوتا	پَهِنَّہِي جُوتَى
سر آنکھوں پر، بڑی عزت سے	بَهْرَ وَچَشم	جامست کیا ہوا سر انکجا	مُنْذَ اہوا سَر
آگاہ کرنا، بتادینا	جَتَادِينَا	بدظن ہو گیا، برائے لگا	کھَنَّا ہو گیا
عمدگی، خوبصورتی	لَطَافَت	طنز کرنا، چھیرنا	آوازہ کَنَا
استاد	مُدَرِّس	برے نصیب والا	کِمْ بَحْت
مٹھاس	چَاشْنِي	اچھا انسان / شریف	بَخَلَے مَانِس
		ضد	إصرار

خلاصہ (بر 2017ء)

ڈپٹی نذری احمد کا شمار اردو کے ارکانِ خمسہ میں ہوتا ہے۔ وہ اردو کے پہلے ناول نگار تھے۔ توبہ النصوح ان کا ایک مشہور ناول ہے۔ سبق ”نصوح اور سلیم کی گفتگو“ اسی ناول سے لیا گیا ہے۔

ہیضے کی بیماری میں مبتلا نصوح نے جب خواب میں عاقبت کا دل دہلا دینے والا منظر دیکھا تو ہر بڑا اٹھا اور گزشتہ زندگی کی تلافی کا عہد کرنے لگا۔ اس نے اپنے بیٹے سلیم کو بالاخانے پر بلالیا۔ سلیم ابھی سوکر اٹھا نہیں تھا مگر طلبی کی خبر سن کر فوز اجاگ اٹھا اور ماں سے اس بارے میں بے چینی سے پوچھنے لگا۔ ماں سے ساتھ چلنے کو کہا تو اس نے انکار کر دیا۔ مگر ہدایت کی کہ ابا جو کچھ پوچھیں اس کا جواب معقول انداز میں دینا۔ ابا جان نے مدرسے جانے کے بارے میں پوچھا تو جواب ملا کہ بس جاتا ہوں، ابا نے پھر پوچھا کہ بھائی کے ساتھ جاتے ہو؟ سلیم نے جواب دیا کہ جی ہاں کبھی بھائی

کے ساتھ اور کبھی اکیلا جاتا ہوں، سلیم نے بڑے بھائی کے بارے میں بتایا کہ وہ ہر وقت شترنخ اور گنجفر رکھتے ہیں۔ جس کی وجہ سے پڑھانبیں جاتا۔ جب ابا جان نے پوچھا کہ شترنخ کھیلتے ہو تو جواب ملا کہ بس مہرے پچانتا ہوں اور چالیں جانتا ہوں مگر زیادہ دنوں تک دیکھتے تم بھی کھینے لگاؤ گے کہنا تھا نصوح کا۔ سلیم نے کہا کہ شترنخ میں میرا جی نہیں لگتا ہے۔ سبب پوچھنے پر جواب دیا کہ مجھے پسند نہیں ہے، ابا جان فرماتے ہیں کہ تم گنجھکھیلا کرو وہ آسان ہے، کیونکہ شترنخ میں طبیعت پر زیادہ زور پڑتا ہے۔ سلیم کہتا ہے کہ مجھے کھلیوں سے نفرت ہے مگر ابا حیرانی کے عالم میں پوچھتے ہیں کہ میں نے خود تم کو کھیلتے دیکھا ہے۔ جواب ملا کہ پہلے مجھ کو دلچسپی بھی مگر اب نفرت.....! آخر سبب کیا ہے؟

سلیم جواب دیتا ہے کہ آپ نے وہ چار گورے لڑکے تو دیکھے ہوں گے، ہاں بیٹا! مگر ہوا کیا؟ سلیم کہتا ہے کہ وہ نہایت شریف لڑکے ہیں، کوئی برا مل جائے تو سلام کرتے ہیں، آپس میں کبھی نہیں لڑتے، گالی دیتے ہیں اور نہ جھوٹ بولتے ہیں، کبھی کسی کی شکایت نہیں کی۔ ڈیڑھ گھنٹے کی چھٹی ہوتے پچھلیتے ہیں مگر وہ نماز پڑھتے ہیں۔ منجھلا لڑکا میرا ہم جماعت ہے ایک دن میرا آمونختہ یاد نہ تھا۔ مولوی صاحب ناخوش ہوئے اور اس کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کم بخت گھر سے گھر ملا ہے اُسی کے پاس جا کر یاد کر لیا کر۔ میں نے اس سے پوچھا صاحب تم مجھے یاد کروادو گے کیا؟ اس نے ہامی بھرلی۔ اس کے بعد میں ان کے گھر گیا۔ ان کے گھر میں ایک بوڑھی عورت نماز پڑھ رہی تھی میں سیدھا دالان میں چلا گیا۔ جب حضرت بی (بوڑھی عورت) نماز پڑھ کر فارغ ہوئی تو کہا کہ بیٹا اگرچہ تم نے مجھے سلام نہیں کیا مگر دعا دینا میرا فرض ہے۔ شرم کے مارے میں زمین میں گز گیا، اور پھر ادب سے سلام کیا، انہوں نے مجھے مٹھائی دی اور میں مدتوں ان کے گھر جاتا رہا۔ وہ مجھ سے بڑا انس رکھتی تھیں۔ اُس وقت سے میرا دل کھیل کی باتوں سے اکتا گیا۔ (توبۃ الصوح)

فریضہ اقتباسات کی تشریح

اقتباس نمبر 1

کئی برس سے اس محلے میں رہتے ہیں، مگر کانوں کا نب خبر نہیں۔ محلے میں کوڑیوں لڑ کے بھرے پڑے ہیں، لیکن ان کو کسی سے کچھ  
واسطے نہیں۔ آپس میں اوپر تلے کے چاروں بھائی ہیں۔ نہ کبھی جھگڑتے، نہ کبھی جھگڑتے، نہ گالی لکتے، نہ قسم کھاتے، نہ جھوٹ بولتے۔ نہ کسی کو  
چھیڑتے، نہ کسی پر آوازہ کتے۔ ہمارے ہی مدرسے میں پڑتے ہیں، وہاں بھی ان کا بھی حال ہے۔ کبھی کسی نے ان کی جھوٹی شکایت بھی تو نہیں کی۔

Free Ilm .Com سبق کا عنوان: خط کشیدہ الفاظ کے معانی: نصوح اور سلیم کی گفتگو مصنف کا نام: ذپیؒ نذری احمد دہلوی معانی الفاظ

کانوں کا ان جرنے ہونا	خبر کے بارے میں بالکل معلوم نہ ہونا
آوازہ کنا	بلند آواز میں برا بھلا کہنا
واسطہ	میسیوں، بہت ستے
تعلق، غرض	کوڑیوں

شروع:

سلیم اپنے دوستوں کا تعارف کرتا ہے جن لڑکوں سے میری دوستی ہوئی ہے وہ بہت کم آمیز ہیں۔ یہ لوگ کئی سالوں سے اس محلے میں رہتے ہیں لیکن کسی کو ان کی خبر تک نہیں ہے۔ محلے میں ان گنت لڑکے موجود ہیں لیکن انھیں کسی سے کوئی واسطہ نہیں۔ یہ سب اپنے کام سے کام رکھتے ہیں اور پر تلے کے چار بھائی ہیں لیکن کبھی لڑتے جھگڑتے نہیں۔ اگرچہ لڑائی جھگڑا کوئی پسندیدہ سماجی عمل نہیں لیکن ہمارے یہاں چھوٹی چھوٹی باتوں پر اونگ ایک دوسرے سے الجھ پڑتے ہیں۔ بات ہاتھا پانی تک پہنچ جاتی ہے۔ لڑائی جھگڑے کے دوران میں گالی گلوچ کرنا بھی ہمارے روزمرہ مشاہدے کا حصہ ہے۔ سلیم اپنے والد کو بتاتا ہے کہ میرے دوست اتنے اچھے ہیں کہ نہ تو وہ لڑتے جھگڑتے ہیں اور نہ کبھی گالی بکتے ہیں۔ صرف یہی نہیں بلکہ وہ نہ تو جھوٹ بولتے ہیں اور نہ قسم کھاتے ہیں۔ جھوٹ بولنا اور جھوٹی قسم کھانا دونوں باقی میں اخلاقی طور پر ناپسندیدہ ہیں اگر انسان بچ بوتا ہو تو اسے قسم کھانے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ جس طرح جھوٹ ساری برا یوں کی جڑ ہے اسی طرح بچ انسان کے کردار کی اصلاح کی

بنیاد ہے۔ حضور ﷺ نے اپنی تعلیمات میں سچ بولنے کو بنیادی اور مرکزی حیثیت دی۔ آپ نے اپنی نبوت کی بنیاد پر کردار کی سچائی پر رکھی۔ آپ کے بدترین دشمن بھی آپ کو صادق اور امین کے نام سے پکارتے تھے۔ سلیم اپنے دوستوں کے سچ بولنے کا ذکر کر کے بتاتا ہے کہ یہ بھائی صاحب جو ہیں کسی کو نہیں چھیڑتے، کسی پر آواز تک نہیں کتے۔ ہمارے ہی مرد سے میں پڑھتے ہیں۔ وہاں بھی ان کا رو یہ بہت عمدہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دوسرے لڑکوں نے کبھی ان کی جھوٹی شکایت بھی نہیں کی۔ انسان چونکہ گروہی زندگی گزارنے پر مجبور ہے۔ اس کی ضروریات کی نوعیت ایسی ہے کہ وہ تنہارہ کر انھیں پورا نہیں کر سکتا۔ مل جل کر رہنے سے ایک انسان کے دوسرے انسانوں سے مختلف نوعیت کے رشتے تشکیل پاتے ہیں۔ ان تعلقات کو بجا نے میں انسان کا کردار سامنے آتا ہے۔ اس کے گھر کے ماحول کے بارے میں علم ہوتا ہے کہ اس کی پروپری اور تربیت کیسی ہوئی ہے اسی لیے حضور کا ارشاد ہے کہ والدین اولاد کو جو کچھ دیتے ہیں اس میں سب سے اچھی چیز بہترین تعلیم و تربیت ہے۔ سلیم کے دوستوں کی عادات کے مزاج کو دیکھ کر آسانی سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ ان کی تربیت بہت سلیقے سے کی گئی۔

## اقتباس نمبر 2

جب حضرت بی اپنے پڑھنے سے فارغ ہوئیں تو انہوں نے مجھ سے کہا کہ بیٹا! گوتم نے مجھ کو سلام نہیں کیا لیکن ضرور ہے کہ میں تم کو دعا دوں۔ جیتے رہو، عمر دراز ہو، خدا نیک ہدایت دے۔ ان کا یہ کہنا تھا کہ میں غیرت کے مارے زمین میں گڑگیا اور فوراً میں نے اٹھ کر نہایت ادب کے ساتھ سلام کیا۔ تب حضرت بی نے فرمایا: بیٹا! برامت مانتا، یہ بھلے مانسوں کا دستور ہے کہ اپنے بے جو بڑا ہوتا ہے، اس کو سلام کر لیا کرتے ہیں اور میں تم کو نہ ٹوکتی لیکن چونکہ تم میرے بچوں کے ساتھ اٹھتے بیٹھتے ہو، اس سبب سے مجھ کو جتادینا ضرور تھا۔

**سبق کا عنوان:** نصوح اور سلیم کی گفتگو      **ڈپٹی نذریہ احمد دہلوی**

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:	الفاظ
معانی	معانی
الفاظ	لبی عمر
دستور	عمر دراز
رواج	خودداری
احساس دلانا	غیرت
جتادینا	

ترجمہ:

سلیم نے اپنے والد کو بتایا کہ ایک دن میں اپنے دوستوں کے بیہاں گیا تو دیکھا کہ ایک بزرگ خاتون پڑھنے میں مصروف ہیں۔ میں ان کے قریب بیٹھ گیا جب وہ خاتون اپنی پڑھائی سے فارغ ہوئیں تو انہوں نے مجھ سے کہا کہ اگرچہ تم نے مجھے سلام نہیں کیا لیکن میرے لیے ضروری ہے کہ میں تمھیں دعا دوں۔ چنانچہ انہوں نے مجھے درازی عمر اور نیکی وہدایت حاصل ہونے کی دعا دی۔ بر صغیر پاک و ہند میں روزمرہ معمولات میں کچھ اصول و ضوابط کی پاس داری کی جاتی رہی ہے۔ مثلاً عمر میں بچوں سے یہ موقع اور امید کی جاتی ہے کہ وہ اپنے سے عمر میں بڑوں کو سلام کرنے میں پہل کریں اور جو بزرگ چھوٹوں کو دعا دیں۔ اس طریقہ کا تعلق سماجی زندگی سے ہے رسم و رواج سے ہے کیونکہ اسلام میں تو سلام کہنے میں پہل کرنے کو پسندیدہ قرار دیا گیا ہے۔ اس میں عمر کے چھوٹے یا بڑے ہونے کا کوئی تعلق نہیں۔ حضور ہمیشہ سلام کرنے میں پہل کرتے تھے۔ ڈپٹی نذریہ احمد مقامی معاشرت کی عکاسی کرتے ہیں کہ حضرت بی نے سلیم کے سلام نہ کرنے کو محسوس کیا اسے دعا میں تو دیں لیکن جتنا بھی دیا۔ سلیم ان کے احساس دلانے پر شرمسار ہوا اور فوراً اٹھ کر بڑے ادب سے انھیں سلام کیا۔ حضرت بی نے اپنے موقف کی وضاحت کی کہ بیٹا میری بات کا برانہ مانتا۔ بھلے لوگوں کا یہ طریقہ ہے کہ اپنے سے جو بڑا ہوتا ہے اسے سلام کر لیا کرتے ہیں۔ میں تمہارے رویے پر تمھیں کچھ نہ کہتی لیکن چونکہ تم میرے بچوں کے ساتھ اٹھتے بیٹھتے ہو اس لیے تمھیں احساس دلانا ضروری تھا۔ ذمہ دار والدین نہ صرف اپنی اولاد کی تربیت کا خیال رکھتے بلکہ ان کے دوستوں ان کے ملنے والوں کے بارے میں بھی باخبر رہتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ انسان جن لوگوں کی صحبت میں رہتا ہے ان کا اثر اس پر کسی نہ کسی حد تک ضرور ہوتا ہے۔ اچھی صحبت کا اچھا تو بری صحبت کا بُرا اثر پڑتا ہے۔ حضرت بی نے سلیم کے رویے میں ایک کمی دیکھی تو اسے جتادینا کہ اس کی اصلاح ہو جائے اور ان کے بچوں پر بھی کوئی منفی اثر نہ پڑے۔



### اقتباس نمبر 3

اگلے دن چھوٹا بیٹا سلیم ابھی سوکرنیں اٹھا تھا کہ بیدارانے آ جگایا کہ صاحب زادے اٹھی، بالاخانے پر میاں بلا تے ہیں۔ سلیم کی عمر اس وقت کچھ کم دس برس کی تھی۔ سلیم نے جو طلب کی خبر سنی، گھبرا کر اٹھ کھڑا ہوا اور جلدی سے ہاتھ منہ دھو، ماں سے آ کر پوچھنے لگا: ”اماں جان! تم کو معلوم ہے اباجان نے کیوں بلا یا ہے؟“

**سبق کا عنوان:** نصوح اور سلیم کی گفتگو

**خط کشیدہ الفاظ کے معانی:**

مصنف کا نام: ڈپٹی نذری احمد دہلوی

معانی	الفاظ	معانی	الفاظ
بیٹا	طب	بیٹا، برخوردار	صاحب زادہ
بلا دیا	سال	بلاخانہ	برس
چھت پر بننا ہوا کمرا، چوبارہ			

**سیاق و سماق:**

تشریح طلب اقتباس سبق کے آغاز سے لیا گیا ہے۔ سبق کے مرکزی کردار نصوح نے عالمِ خواب میں عاقبت کا دل دہادینے والا منظر دیکھا اور اصلاح کا سوچا۔ صحیح سلیم کو چھت پر بلایا اور مرد سے جانے اور کھیل کے متعلق پوچھا۔ سلیم نے بتایا کہ بڑے بھائی ایک دوست کے گھر امتحان کی تیاری کر کے مرد سے جاتے ہیں اس لیے میں اکیلا جاتا ہوں اور جب سے چار شریف لڑکوں سے دوستی ہوئی کھیل پسند نہیں رہے۔ سلیم نے بتایا کہ ان لڑکوں کی نانی جان نے بھی اچھی باتیں سکھائی ہیں۔

**تشریح:** اگلی صحیح سلیم ابھی سوکرنیں اٹھا تھا کہ ملازمہ نے آ کر جگایا اور بتایا کہ اس کے باہم اسے اوپر والی منزل پر بلا رہے ہیں۔ سلیم کی عمر اس وقت دس برس سے تھوڑی کم تھی صحیح والد کے طلب کرنے پر گھبرا کر اٹھا۔ ڈپٹی نذری احمد نے ایک نو عمر بچے کی نفیات کو بخوبی بیان کیا ہے۔ نو دس برس کے بچے کو اگر نیند سے جگا کر یہ خبر سنائی جائے کہ اس کے والد صاحب اُسے طلب کر رہے ہیں تو اس کا گھبرا جانا فطری امر ہے۔ چنانچہ بچہ اگر پریشان ہو جائے تو سب سے پہلے اپنی ماں سے رجوع کرتا ہے۔ سلیم نے بھی ایسا ہی کیا جلدی جلدی ہاتھ منہ دھو یا اور ماں سے آ کر پوچھنے لگا کہ آپ کو کچھ معلوم ہے کہ اباجان نے کیوں بلا یا ہے۔

ہماری معاشرتی زندگی میں باب رعب و ادب کی علامت رہا ہے۔ باب کا اولاد میں سے کسی کو طلب کرنا عام طور پر غیر معمولی صورت حال کو ظاہر کرتا ہے اور غیر معمولی صورت حال میں بچے عام طور پر گھبرا جاتے ہیں ایسے میں ماں کی چھتر چھایا میں ہی بچے پناہ لیتے ہیں کیونکہ اولاد کے لیے ماں کی موجودگی ان کے تحفظ کی علامت ہے۔ اولاد کو یہ یقین ہوتا ہے کہ جیسی بھی صورت حال ہوگی ماں اسے سنبھال لے گی۔ پھر گھر میں چونکہ ماں کو مرکزی حیثیت حاصل ہوتی ہے اس لیے گھر میں سب سے باخبر فرد بھی وہی ہوتی ہے۔ جب ملازمہ نے سلیم کو آ کر جگایا اور یہ خبر دی کہ اس کے والد صاحب اسے بلا رہے ہیں تو فطری طور پر سلیم کے ذہن میں یہی آیا کہ وہ اپنی ماں سے رجوع کرے۔ اس سے اصل صورت حال معلوم ہو جائے گی اور اگر اسے معلوم نہیں تو میرے پوچھنے پر اسے یہ معلوم ہو جائے گا کہ مجھے والد صاحب نے بلا یا ہے تاکہ وہ بھی اس کے پاس موجود ہے۔

### سوالات

**سوال: 1:** مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں۔

(الف) بیدارانے سلیم کو جگا کر کیا پیغام دیا؟

جواب: بیدارانے سلیم کو پیغام دیا کہ صاحب زادے اٹھی، بالاخانے پر میاں بلا تے ہیں۔

(ب) سلیم کی ماں نے سلیم کے ساتھ نصوح کے پاس جانے سے کیوں انکار کیا؟

جواب: سلیم کی ماں نے سلیم کے ساتھ نصوح کے پاس جانے سے اس لیے انکار کیا کہ اس کی گود میں لڑکی سوتی تھی۔



(ج) سلیم اپنے بھائی کے ساتھ مدرسے کیوں نہیں جاتا تھا؟  
 جواب: سلیم اپنے بھائی کے ساتھ مدرسے اس لیے نہیں جاتا تھا کیونکہ اس کا بھائی امتحان کی تیاری کے سلسلے میں کافی دیر پہلے اپنے دوست کے گھر چلا جاتا تھا۔

(د) سلیم نے چارلز کوں کی کیا خوبیاں بیان کیں؟  
 جواب: سلیم نے چارلز کوں کے بارے میں بتایا کہ آپس میں چاروں بھائی ہیں۔ نہ کبھی لڑتے، نہ جھگڑتے، نہ گالی لکتے، نہ جھوٹ بولتے اور نہ ہی کسی کو چھیرتے یا آوازے کرتے ہیں۔

(ہ) حضرت بی کون تھیں اور انہوں نے سلیم کو کیا نصیحت کی؟  
 جواب: حضرت بی ان چاروں بھائیوں کی تانی امام تھیں۔ انہوں نے سلیم کو نصیحت کی کہ بیٹا برامت امنا نیا بھلے انسوں کا دستور ہے کہ اپنے سے جو بڑا ہوتا ہے اسے سلام کر لیا کرتے ہیں۔

سوال: نصوح نے اپنی گزشتہ زندگی کی تلافی کا عہد کیوں کیا؟  
 جواب: نصوح ہیضے میں بتلا ہوا اور سمجھا کہ موت قریب ہے تو عاقبت کا سوچا۔ عالم خواب میں عاقبت کے دل دھلادینے والے مناظر دیکھتے تو تائب ہوا اور اپنی گزشتہ زندگی کی تلافی کا عہد کیا۔

سوال: ڈپٹی نذریاحمد کی خصوصیت کیا ہے؟  
 جواب: ڈپٹی نذریاحمد کا شمار اردو ادب کے عناصر خمسہ میں ہوتا ہے وہ اردو کے پہلے ناول نگار تھے۔

سوال: ڈپٹی نذریاحمد کے ناول کس طرز کے ہیں؟  
 جواب: ڈپٹی نذریاحمد کے ناول اصلاحی طرز کے ہیں کیونکہ انہوں نے ان سے مسلمانوں کی اصلاح کا کام لیا۔

سوال: ڈپٹی نذریاحمد کی مشہور تصانیف کوئی ہیں؟  
 جواب: مرأۃ العروں۔ بنات النعش۔ توبۃ الصووح۔ فسانہ۔ بتلا۔ ابن الوقت۔

سوال: ڈپٹی نذریاحمد نے عملی زندگی کا آغاز کیسے کیا؟  
 جواب: ڈپٹی نذریاحمد نے عملی زندگی کا آغاز کنجah ضلع گجرات کے ایک سکول میں مدرس کی حیثیت سے کیا۔ تھوڑے دنوں بعد ڈپٹی اسپکٹر مدارس مقرر ہوئے۔

سوال: ڈپٹی نذریاحمد تحصیل اور افرینہ بندوبست کیسے بنے؟  
 جواب: انڈین پیٹل کوڈ کے ترجمے "تغیرات ہند" کی وجہ سے۔

سوال: سبق میں کوئی متروک ترکیب استعمال ہوئی ہے؟  
 جواب: سبق میں "نبوت کر" متروک ترکیب استعمال ہوئی ہے۔ مستعمل ترکیب "بِنَبْتَ" ہے۔

سوال: سبق میں کون سے دو کھیلوں کا ذکر ہے؟  
 جواب: گنجفہ۔ شطرنج

سوال: سلیم کی اصلاح کیسے ہوئی؟  
 جواب: محلے کے چار سلیم بھائیوں کی محبت میں رہتے ہوئے سلیم کی اصلاح ہوئی۔

۲۔ مندرجہ ذیل محاورات کے معانی لکھیں اور انھیں جملوں میں استعمال کریں۔

جي لگنا، کانوں کا نیشن ہونا، آوازہ کنا، زمین میں گڑھانا، دل کھٹا ہونا

نمبر شار	محاورہ	معانی	جملہ
۱	بجی لگنا	دل لگ جانا، محبت ہونا	سلیم کا شطرنج کھیلنے میں بجی نہیں لگتا تھا۔
۲	کانوں کا انخبر نہ ہونا	باکل خبر نہ ہونا	چور نے ایسے انداز سے دیوار پھلانگی کر کسی کو کانوں کا انخبر نہ ہوئی۔
۳	آوازہ کرنا	ظرف کرنا، بلند آواز سے پکارنا	آوارہ لڑکے ہمیشہ راہ چلتے لوگوں پر آوازے کتے رہتے ہیں۔
۴	زمین میں گڑ جانا	شرمندہ ہونا	سلیم کی جب چوری پکڑی گئی تو وہ مارے شرم کے زمین میں گڑ گیا۔
۵	دل کھٹا ہونا	نفرت ہونا، کسی چیز سے دل اکتا جانا	جب سے کرکٹ میں مچی فلکسگ کار جان آیا ہے تب سے میرا دل کرکٹ سے کھٹا ہو گیا ہے۔

۳۔ اس سبق کا خلاصہ لکھیں۔

**جواب:** جواب کے لیے دیکھیے خلاصہ سبق۔

۲۔ مندرجہ ذیل الفاظ کی جمع لکھیں۔

جواب. الفاظ

ج

مدرسہ

## مشكل

٥- مندرجہ ذیل الفاظ کا تلفظ اع

صورت، تجیب، مسجد، عمر دراز، برس و چشم

جواب: صُورَث مَسْجِدٌ تَعْجَبْ عَمْرُدَارْ بَسَرُوْجَشْ

-۶ متن کو منظر رکھتے ہوئے خالی جگہ پر کریں۔

(الف) سلیم کی عمر اس وقت پچھم کی تھی۔ (وس برس)

(ب) میں اور پر..... لینے گئی ہی۔

(ج) صورت سے ..... تو نہیں معلوم ہوتا تھا۔ (کچھ غصہ)

(د) سلیم ڈرتا ڈرتا..... گیا اور ..... کر کے الگ جا کھڑا ہوا۔ (اوپر، سلام)

(۶) اگلے مینے ..... ہونے والا ہے۔ (امتحان)

(و) شاپدِ محمد کو عمر بھر بھی ..... کھینچی نہ آئے گی۔

(ز) بڑے بھائی جان کے پاس ہر وقت ..... ہوا کرتا ہے۔ (گنجھہ اور شطرنج)

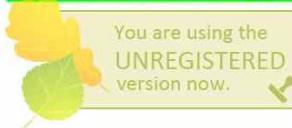
متن کو منظر رکھ کر درست جواب کی (۷) سے نشان دہی کریں۔

(D) حضرت می نے

ماں (C)

بہدارانے (B) ✓

(A) نصوح نمی



- (ب) میاں اکیلے بیٹھے ہوئے کیا کر رہے تھے؟

(A) شترنخ کھیل رہے تھے (B) کھانا کھا رہے تھے (C) کتاب پڑھ رہے تھے (D) لکھ رہے تھے

(ج) ماں کی گود میں کون سویا ہوا تھا؟

(A) بیلی (B) سلیم (C) لڑکی (D) بیدارا

(د) سلیم ڈرتاؤ رتائیا کہاں گیا؟

(A) مدرسے (B) بازار (C) مسجد (D) اوپر

(ب) اکثر کون جھبرا یا کرتا ہے؟

(A) مبتدی (B) چور (C) جھوٹا (D) نالائق

(و) کھیل کے پیچھے کون دیوانہ بنارہتا تھا؟

(A) نصوح (B) سلیم (C) بیدارا (D) منحلا لڑکا

کیفر الامتحانی سوالات

١٨٣٩ء (C)

- 1- ڈپٹی نزیر احمد بلوی کی تاریخ پیدائش؟  
(D) ۱۸۳۳ءے (C) ۱۸۳۹ءے (B) ۱۸۳۸ءے (A) ۱۸۳۱ءے

2- ڈپٹی نزیر احمد بلوی کی تاریخ وفات؟  
(A) ۱۹۱۸ءے (B) ۱۹۱۳ءے (C) ۱۹۱۲ءے (D) ۱۹۱۹ءے

3- ڈپٹی نزیر احمد بلوی کی جائے پیدائش ہے؟  
(A) ضلع بجور (B) ضلع انجور (C) ضلع امرتسر (D) ضلع لاہور

4- ڈپٹی نزیر احمد بلوی کے والد کا نام تھا؟  
(A) مولوی کرامت علی (B) مولوی سعادت علی (C) مولوی افکار علی (D) مولوی عالم

5- ڈپٹی نزیر احمد بلوی نے ابتدائی تعلیم کس سے حاصل کی؟  
(A) نانے (B) والدے (C) دادا سے (D) استاد سے

6- ڈپٹی نزیر احمد بلوی کے دلی کے استاد کا نام؟  
(A) مولوی ناظم (B) مولوی عبدالحق (C) مولوی عبدالحکیم (D) مولوی نادر

7- ڈپٹی نزیر احمد نے عملی زندگی کا آغاز کس ضلع سے کیا؟  
(A) گجرات سے (B) دہلی سے (C) لکھنؤ سے (D) امرتسر سے

8- ڈپٹی نزیر احمد نے کس کے ایماء پر انگریزی ملازمت چھوڑی؟  
(A) سر سالار جنگ (B) سالار جنگ (C) جنگ سالار (D) انگریز

9- ڈپٹی نزیر احمد نے سالار جنگ کے ایماء پر انگریزی ملازمت چھوڑی اور کس شہر میں کی ملازمت اختیار کی؟  
(A) امرتسر (B) لکھنؤ (C) گلکتہ (D) چیدرا آپا دوکر



- 10- حیدر آباد سے ملازمت چھوڑ کر ڈپٹی نذری احمد کہاں آئے؟  
 (A) بمبئی (B) دلی (C) امریتر (D) لاہور
- 11- ڈپٹی نذری احمد کے ناول کس طرز کے ہیں؟  
 (A) تخلیقی (B) معاشرتی (C) معاشی (D) اصلاحی
- 12- چائی سے مراد؟  
 (A) سلسلہ (B) کڑواہٹ (C) مٹھاں (D) جاذب
- 13- نذری احمد کا شمارہ ردو کے ارکان میں ہوتا ہے؟  
 (A) خمسہ (B) چہارم (C) اہم (D) بلند
- 14- نذری احمد ردو کے ناول نگار ہیں؟  
 (A) تیسرے (B) دوسرے (C) پہلے (D) چوتھے
- 15- چھوٹے بیٹے سلیم کو کس نے آکر جگایا؟  
 (A) نوکرنے (B) بیدارانے (C) ملائم نے (D) استاد نے
- 16- سلیم کی عمر تھی؟  
 (A) چہرہ (B) معقول سے مراد؟ (C) عالم (D) نوبس
- 17- شترنج سے زور پڑتا ہے؟  
 (A) طبیعت پر (B) نظر وں پر (C) برا (D) چار برس
- 18- کجھ سے زور پڑتا ہے؟  
 (A) نظر پر (B) عقل پر (C) آنکھوں پر (D) دماغ پر
- 19- ایک گھنٹے کی چھٹی کب ہوا کرتی ہے؟  
 (A) جیرت (B) الفت (C) حافظہ پر (D) دل پر
- 20- تعجب سے مراد؟  
 (A) ایک گھنٹے کی چھٹی (B) تین بجے (C) چار بجے (D) نفرت
- 21- ایک گھنٹے کی چھٹی کب ہوا کرتی ہے؟  
 (A) جیرت (B) الفت (C) چھٹی (D) چھٹی
- 22- ڈیڑھ بجے چھٹی ہوا کرتی تھی؟  
 (A) دو گھنٹے کی (B) تین گھنٹے کی (C) تین گھنٹے کی (D) ڈیڑھ بجے
- 23- بوڑھی سی عورت کیا کر رہی تھی؟  
 (A) کھیل رہی تھیں (B) سورہی تھیں (C) نماز پڑھ رہی تھیں (D) بات کر رہی تھیں
- 24- لوگ بوڑھی عورت کو کیا کہتے ہیں؟  
 (A) بی بی جی (B) بی بی بی (C) حضرت بی بی (D) حضرت بی بی



(D) چھت

(C) دیوار

(B) باغ

25۔ دلان سے مراد؟

(A) بڑا کمرا

اس محلے میں رہتے ہیں مگر کانوں کا نہیں۔

(بدر 2016ء)

(D) نوبس سے

(C) کئی برس سے

(B) تین سال سے

26۔

(D) نوبس سے

(C) کئی برس سے

(B) تین سال سے

27۔

(D) ماما عظمت سے

(C) مراد العروس سے

(B) توبہ النصوح سے

(A) توبہ النصوح سے

## جوابات

جواب	نمبر شمار						
B	4	A	3	C	2	A	1
A	8	A	7	C	6	B	5
C	12	D	11	B	10	D	9
C	16	B	15	C	14	A	13
A	20	C	19	A	18	D	17
D	24	C	23	A	22	D	21
		A	27	C	26	A	25

Free IIm .Com